کتاب ''محبوبِ خدا'' — محمد یوسف شاد

مصنف: چودھری افضل حق ؒ

حاصل مطالعہ

○ اعترافِ عظمت کے لیے بھی باعظمت ہونا ضروری ہے اور اعترافِ محبت میں بھی بڑی مدت کھونا پڑتی ہے۔

○ موسمِ بہار میں محروم محبت کے گھر میں محبوب اچانک آ جائے تو محبّ (چاہنے والا) استقبال کی خوشی اور دیدار کی مسرت میں اِدھر اُدھر چوکڑیاں بھرتا ہے محبت ضابطوں کی پابند نہیں ہوتی اور اکثر اوقات ادب واحترام کی حدود بے خبری میں نظر انداز ہو جاتی ہیں۔ مخلوق کی ایک دوسرے سے محبت خدا کی رحمت ہے، مگر جب محبت کی بے پایانی کو محدود کر کے کسی فردِ واحد میں مرکوز کر دیا جائے اور اس حد بندی کی متحرک شہوت ہو تو عصمت اور پاکبازی سر پیٹ لیتی ہے۔ عشق کی وارفتگیاں محبوب کے محاسن کی گرویدگی تک محدود ہونی چاہیں۔

○ عشق بے باک ہو حُسن بے حجاب ہو، اور ہر وقت سیاہ کاری کے دامن میں پناہ پانے کے لیے آمادہ ہو، بے نقاب عورتوں کی نگاہیں فتنے اٹھائیں اور اُن کی مسکراہٹیں بجلیاں گرائیں تو یہ رذیل اخلاق انسانیت کی تباہی کا باعث بن جاتے ہیں

○ دنیا ہمیشہ سے محبت اور عقیدت کی برپا کردہ تاریکیوں میں گھری رہی ہے، جوانی زندگی کی شگفتہ بہار ہے، نقرئی چاندنی کی سرمستی وسرشاری میں 'حُسن ' دعوتِ لطف اندوزی دیتا ہے، اس زہد شکن موسم میں توبہ بھی بقول سعدی' پیغمبری ہے لیکن اس کی سہانی راتوں کی لطیف رعنائیوں سے اثر پذیر نہ ہونا صرف ان انسانوں کا کام ہے جن کی شان' ادراک کی سرحد سے پار ہے، عمر کے اس حصہ میں جبکہ رنگین خواب دل پذیر نغموں سے معمور ہوتے ہیں اور انسان کیف وسرور میں کھویا ہوتا ہے گناہوں سے اجتناب بڑی کامیابی ہے۔

○ جس ملک میں حُسن بے نقاب کو' کھلے بندوں ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی اجازت ہو' عشق کی کشاکش سے بچ نکلنا ایسی سعادت ہے جو ہو سنا کیوں کا حصہ نہیں ہو سکتی۔

○ انسانی کردار کی عظمت اسی میں ہے کہ جس کو جس سے زیادہ واسطہ ہو، وہ اس کی بڑائی کا زیادہ اقرار کرے۔

○ ریاکاری کا ڈھول دور سے سہانا معلوم ہوتا ہے اسے قریب سے دیکھئے تو اس کا پول کُھل جاتا ہے۔

○ نیک انسان کے متعلق دور رہ کر بدگمانیاں رہتی ہیں اِس کا قرب اُس کی محبوبیت کو اور بڑھا دیتا ہے۔

○ جب کبھی ایک عاشق وارفتہ' کسی پیکرِ حُسن کی محبوبیت کا نظارہ کرنے کے لیے ایک پُرشوق تشویش محسوس کر کے جلدی،

جلدی تیار ہوتا ہے گویا مطلوب، ملاقات کے لیے منتظر کھڑا ہے اور اُسے دیر ہوگئی تو ڈر ہے کہیں مایوس نہ لوٹ جائے۔ اُسی طرح انسان کو بھی اپنے خالقِ حقیقی کے احکام بروئے کار لا کر اُس عاشق جیسی زندگی گزارنا چاہیے۔ انسان کا اللہ کی عبادت کرنا ہی اپنے مالک کی محبوبیت کا نظارہ کرنا ہے۔

❍ مالک کی محبوبیت کا نظارہ کرنے والے کو کبھی کبھی تاریکیوں میں ایسی نور کی جھلک نظر آتی ہے گویا تیرہ و تار مطلع پر کواکب تاباں ظاہر ہو گئے، جب روح اس طرح عالم علوی سے علاقہ پیدا کرتی ہے تو اکثر خطرات سے آگاہی ہوتی اور خوش خبریاں پاتی ہے، کبھی رویائے صادقہ اور صاف الہام اُس کی رہبری کرتے ہیں۔

❍ بعض اوقات نئی دنیا کی اچھوتی حقیقتیں اس پر کھلتی ہیں علم و یقین کے باب وا ہوتے ہیں، انسان خدا کے ساتھ اپنا تعلق یوں استوار پا کر آئندہ لغزشوں سے محفوظ ہو جاتا ہے

❍ جب جسم اور روح آلائشوں سے پاک ہوتے ہیں تو خوبصورتوں سے خوبصورت اللہ عزوجل کی الفت، ویرانے کو تازگی بخش دیتی ہے، تسلی بخش ہوائیں مالک دو جہاں کی کرسی کو سجدہ ریز ہو کر لوٹتی ہیں۔ آرام و سکون کا ٹھاٹھیں مارتا دریا، بہتا چلا آتا ہے، اس وقت انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ کسی اور کی مداخلت کے بغیر لطف اندوز ہوتا رہے، اسی لیے وہ اکثر قریۂ تنہائی ڈھونڈتا ہے، جہاں پتہ نہ ہلے اور پرندہ پر نہ مارے۔ خوشی کے انمٹ پیام فلک سے نازل ہوتے ہیں، قلب، اطمینان و راحت سے بھر جاتا ہے، اس لیے کبھی بھی انسان مضطرب اور غم زدہ نہیں ہوتا۔ باوجود اس کے آنکھوں سے اشکوں کا مینہ برسنے لگتا ہے لیکن پھر بھی دل مسرتوں کا گہوارہ بنا رہتا ہے۔ کیوں نہ ہو؟ انسان کا اپنے اللہ کے ساتھ تعلق جو استوار ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ ذاتِ واحد جو کل کائنات کی واحد مالک ہے دل کے راز سے آشنا ہے حضرت یوسفؑ کا حُسن اور پھول کی خوش رنگی اس کا معمولی کرشمہ ہے، سمندر کی متحیرانہ وسعتیں، موتیوں سے کھیلنے والی اس کی موجیں، پہاڑوں کی آسمان سے باتیں کرنے والی چوٹیاں اور ان کے لامتناہی سلسلے، بے شمار ستارے اور شمس و قمر کا ہیر پھیر، نیلے آسمان تلے گرجتے بادل کڑکتی بجلیاں، بارش کے موتیوں سے پاکیزہ قطرے اور معطّر ہوائیں، پُرشور آندھیاں، موسموں میں تبدیلی، جذبات کے طوفان، حُسن کی نزاکتیں، عشق کی قربانیاں اس کے ایک ارادے کی پیداوار ہیں، ماں کی محبت، بچے کی حسین مسکراہٹ اور اس طرح کے ہزاروں تاثرات کا خالق کون ہے؟ پھولوں میں مہک، پھلوں میں شیرینی کون بناتا ہے؟ پس وہی تو ہے دنیا جہان کا مالک جو شان و شوکت کا مالک اور عبادت کے لائق ہے۔

❍ پروردگار کے ہونے کا اقرار ہی تمام نیکیوں کا سرچشمہ ہے لیکن جو اس دولت سے بے بہرہ ہوں ان کے لیے یہ ایک نئی چیز ہے اور وہ اس نئی چیز کو مشکل ہی سے سمجھ پائیں گے ایک نامعلوم وادی میں پہلا قدم بہت جھجک پیدا کرتا ہے۔

❍ جب بہت ساری خوبیاں کسی ایک فرد میں جمع ہو جائیں تو اُسے ہر دلعزیز ہونے میں دیر نہیں لگتی۔